بسم الله الرحمن الرحیم

خلاصه درس۵

دین کیوں انتخاب کریں۔

دین کی ضرورت

ہر انسان اپنی زندگی میں ایک اہم سوال سے روبرو ہے۔ جب انسان کو یہ معلوم ہو گیا کہ دنیا میں بہت سے ادیان موجود ہیں اور بے شمار لوگ ادیان کے مطابق زندگی بسر کر رہے ہیں تو انسان خود سے سوال کر سکتا ہے کہ 'میں دین کو کیوں انتخاب کروں؟' یا 'میں دین پر کیوں عمل کروں؟'۔

مندرجہ ذیل استدلال پر غور فرمائے جو چند مقدمات پر مشتمل ہے۔

مقدمہ اول:

انسان طالب کمال ہے۔ یعنی ہر عقلمند انسان فطری طور پر کمال طلب ہے۔ علم، قدرت، سعادت، وغیرہ کمال کی اہم مصداقیں ہیں اور خداوند عالم نے انسان کو اسطرح خلق کیا ہے کہ وہ خود اپنے اختیار سے ایسا راستہ انتخاب کرے جو اسے کمال کی طرف لے جائے۔

دوسرا مقدمہ:

ایک مشہور عقلی قاعدہ ہے جسے 'دفع ضرر محتمل' کہتے ہیں۔ یعنی ہر احتمالی نقصان کو دور کرنا۔ اس قاعدہ کے مطابق انسان بنا بر حکم عقل ہر احتمالی نقصان سے اپنے آپ کو بچاتا ہے اور اگر کسی بڑے نقصان کا احتمال قوی ہو تو وہ اسکے لئے چارہ جوئی کرتا ہے۔

نتیجہ: انسان چاہتا ہے کہ مختصر سرمایہ سے بہت زیادہ فائدہ اٹھائے۔ اسی طرح سے انسان کی مختصر سی زندگی اسکا سرمایہ ہے اور اس زندگی کو بہترین طریقہ سے استعمال کرنا چاہتا ہے اور نقصان نہیں اٹھانا چاہتا۔ یعنی انسان مختصر زندگی میں بے پناہ کمال کا طالب ہے۔

اب اگر ہم احتمال دیں کہ اس چند دن کی دنیا کے علاوہ بھی کوئی دنیا ہو سکتی ہے اور وہ اصل کمال ہے۔ کوئی آخرت ہو سکتی ہے۔ حساب و کتاب ہونے کا امکان ہے۔ تو عقل کا تقاضا ہے کہ احتیاط کی جائے اور جو احتمالی نقصان دین پر عمل نہ کر کہ لاحق ہو سکتا ہے اس سے بچا جائے۔ اور دین پر عمل کر کے آخرت کے احتمالی نقصان سے بچا جائے۔

تو بس اس استدلال سے جواب ملا کہ دین پر عمل کرنا اس لئے ضروری ہے، یا دین کو انتخاب کرنا اس لئے ضروری ہے کہ احتمالی نقصان سے بچ سکیں اور آخرت میں جو حقیقی کمال عطا ہو گا اسے حاصل کر سکیں۔

اسی مناسبت سے امام رضا(علیہ السلام) کا مناظرہ جو کہ ایک ملحد کے ساتھ ہوا تھا قابل غور ہے اور اس عقلی استدلال کو مزید سمجھنے میں مدد گار ہے۔

یہ مناظرہ مختلف کتب میں کافی تفصیل سے بیان ہوا ہے، ہم یہاں اسکو اختصار سے پیش کر رہے ہیں، کہ ایک ملحد شخص امام رضا(علیہ السلام) سے اس بات پر مناظرہ کر رہا تھا کہ اس کائنات کا کوئی خالق نہیں ہے اور نہ کوئی قیامت ہے نہ کوئی حساب و کتاب ہو گا اسی لئے کوئی دین بھی نہیں ہے۔

امام رضا(علیہ السلام) نے ملحد سے فرمایا اگر تم کہتے ہو کہ مرنے کے بعد کوئی اور دنیا نہیں ہے نہ کوئی حساب و کتاب ہے نہ قیامت ہے لہذا خدا پر ایمان رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، تو اگر فرض کریں کہ تمہاری بات سچ ہے تو اس صورت میں ہم نے اور تم نے کوئی نقصان نہیں اٹھایا لیکن اگر فرض کرو کہ کل مرنے کے بعد قیامت برپا ہوئی اور حساب اور کتاب ہوا تو اس صورت میں کون نقصان میں رہے گا؟ وہ کہ جس نے دین پر عمل کیا یا وہ کہ جس نے عمل نہیں کیا؟ اس دلیل کو سننے کہ بعد وہ ملحد مسلمان ہو گیا۔

امام رضا(علیہ السلام) کا یہ استدلال قاعدہ عقلی 'دفعِ ضررِ محتمل' کو بیان کرتا ہے۔